نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عـہ ۔ حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی ۔ قیمت سالیانہ معہ محصول لـہ

نمبر ۵ جلد ۴ ۔ لودیانہ ۳ فروری ۱۸۷۶ء ۔ قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل و رہیتھ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۳ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۲ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور رہیتھ انکے قائم مقام ہو کر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنھیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں ۔ صاحبان ہل اور رہیتھ نے مدت سے اشیا کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہی اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیاء کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب مثلاً کل و جیب گھڑی و زیورات ادویات آلات سواری یعنے بگھی وغیرہ ساخت لنڈن و دیگر ولایت کے اسباب حسب خواہش مشتری خرید کر بحفاظت تمام بند کر کے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت ہوتی ہی اور یہ صاحبان سے کچھ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہی کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرماویں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کریں +

صاحبان ہل اور رہیتھ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور دیلور اور میرٹھ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں ۔ جو صاحبان کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں +

جب اُتریگا یسوع مسیح ۔ تب مُردے اُٹھینگے صحیح
کوئی غفلت میں نہ سوویگا ۔ انصاف سبھوں کا ہوویگا
دیندار تب سُنینگے یہہ بات ۔ اور سُنکے پاوینگے نجات

نور افشاں

رپورٹ ایس ۔ پی جی مشن دہلی سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں تیس آدمیوں نے وہاں اصطباغ پایا سنہ ۱۸۶۰ء میں صرف اس مشن میں پچیس آدمی تھے اب تین سو اکیس آدمی ہیں ۔ جنمیں سے دو سو چودہ سن بلوغت کو پہنچ چکے ہیں اور اُنمیں سے ۵۰ معلم واعظ اور اُستاد جو مشن سے علاقہ رکھتے ہیں تنخواہ اپنے کام کی پاتے ہیں باقی سب اپنی محنت دستکاری سے اوقات بسر کرتے ہیں +

معلوم ہوتا ہی کہ اس مشن کا کام خدا کے فضل سے روز بروز ترقی پر ہی +

آرین اخبار اس نام کا اخبار مرزاپور مشن پریس سے ماہواری دو حصوں میں اب شایع ہونے لگا ہی ایک حصہ صرف ناگری اور دوسرا حصہ ناگری و انگریزی میں ہی جسمیں مضامین بہبودی دین و دنیا و اخبارات ملی و ملکی درج ہوتے ہیں ۔ قیمت برائے رفاہ عام اُسکی یہہ ہی سالانہ اخبار

مطبوعہ ۸ فروری ۱۹۰۶ء

ناگری معہ محصول ۹ و ناگری و انگریزی ۱۲ جس کسیکو منگانا منظور ہو مرزاپور مشن پریس سے منگالے +

ڈاکٹر لیونگ سٹن صاحب جو ملک یورپ سے ملک افریقہ میں واسطے دریافت عجوبات وغیرہ کے تشریف لے گئے تھے انکی تلاش میں مسٹر کیمرن صاحب نکلے تاکہ خود بھی کچھ عجائبات دریافت کریں اور ڈاکٹر صاحب کا پتہ بھی لگے۔ جب زنجبار میں پہونچے تو انکو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر فوت ہوگئے اور انکی لاش یورپ میں چلی گئی۔ تب انہوں نے ملک افریقہ کے وسط میں ہوکر اور افریقہ کی حد سے گذر جانیکا ارادہ کیا۔ چنانچہ اسی ارادہ سے جب وے ایک دریائے جو سمندر تنگن ایکا سے نکلتا ہی پہونچے تو اس دریائے کے کنارے چلتے چلتے ایک اور سمندر دریافت کیا جسکا نام انہوں نے لیونگ سٹن رکھا اسکے کنارے کنارے جاتے ہوئے انکو ایک قوم ملی اور سدراہ ہوئی مگر صاحب موصوف دوسرے راستہ سے ہوکر افریقہ کی مشرقی حد پر پہونچ گئے +

اگرچہ صاحب موصوف اس کنارے سے سمندر تک نہیں پہونچ سکے لیکن گمان غالب ہی کہ جہاں تک یہہ پہونچے وہ دریا کانگو ہوگا جسکا موہانہ ابتک کسیکو معلوم نہیں ہوا ہی +

صاحب ممدوح کی سیاحت ایسے ملک میں سے ہوئی ہی کہ آجتک یورپین لوگوں میں سے وہاں کوئی نہیں پہونچا۔ یقین ہی کہ جب انکا سیاحت نامہ جو عنقریب طبع ہونیوالا ہی نکلیگا اسکے مطالعہ سے ناظرین کو بہت سے عجایب غرایب حالات معلوم ہونگے +

اصل تو یہہ ہی کہ یورپین لوگ فائدہ عام کے واسطے ایسی ایسی محنتیں اپنے اوپر گوارا کرتے ہیں کہ جسمیں جانکا بھی خطرہ ہو مگر انکو اسکا کچھ خیال نہیں ہی فائدہ عام سے مطلب ہی

جو مردم شماری ۱۹۰۱ء میں ہندوستان کی ہوئی تھی انکے کاغذات پارلیمنٹ میں پیش ہوئے جنسے حال مندرجہ ذیل معلوم ہوا یعنے ہندو چودہ کروڑ پانچ لاکھ ہیں اور مسلمان چار کروڑ سات لاکھ پچاس ہزار۔ بدھ جین عیسائی یہودی وغیرہ بانوے لاکھ پچاس ہزار۔ ان میں سے عیسائی نو لاکھ ہیں۔ جنمیں دو لاکھ پچاس ہزار یورپین و یورشین باقی ہندوستانی ہیں +

کاموں کا شمار اس طرح پر ہی کہ بارہ لاکھ چھبیس ہزار چھ سو ملازم سرکاری ہیں چھ لاکھ انتیس ہزار دینی کاموں میں مشغول ہیں۔ تیس ہزار گداگیری کرتے ہیں۔ بارہ ہزار نجومی فالگیر۔ چار سو بنیٹھ شیطانی راہ بتلانے والے ہیں ایک لاکھ نواسی ہزار ہر فن کے اوستاد و مصنف وغیرہ جنمیں پانچ سو اٹھارہ شاعر ہیں۔ بتیس ہزار وکالت پیشہ و قانون گوں۔ پچھتر طبیب۔ دو لاکھ اٹھارہ ہزار مصور و سنگتراش و پہلوان و مداری وغیرہ۔ تین کروڑ پچھتر لاکھ کاشتکار۔ نو لاکھ پچاس ہزار فیل بان و شتربان و چابک سوار و شکاری ہیں۔ ستاسی ہزار دردوگر و آہنگر +

وہ لوگ جو مفت خورے ہیں انکی تعداد بائیس لاکھ بنیٹھ ہزار ہی جنمیں قمارباز ۴۴۔ اور کبوترباز ۵ جاسوس ۹۴ ڈاکو ۹۰۳ بدمعاش ۲۰۰ +

اس مردم شماری سے معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان تمام ممالک سے اعلے درجہ کا مہذب ہی مگر معلوم نہیں کہ ہندوستان کے جیلخانے کن لوگوں سے پر ہیں + نہیں نہیں یہہ بدمعاش و کبوترباز و ڈاکو وغیرہ وے لوگ ہیں کہ جنہوں نے بروقت مردم شماری کے خود لکھوایا کہ ہم یہہ پیشہ کرتے ہیں +

حضور پرنس آف ویلز کا امرتسر میں رونق افروز ہونا

اخبار وکیل ہندوستان امرتسر سے کیفیت تشریف آوری حضور شاہزادہ صاحب بہادر پرنس آف ویلس کی انتخاب کرکے ہدیہ ناظرین کیجاتی ہی +

۲۴ - جنوری کو ہنوز آفتاب نہیں نکلا تھا کہ شہر کے باہر بیشمار آدمی جمال مبارک شاہزادہ صاحب کے شوق دیدار میں جوق جوق پھرتے تھے اور پلیٹ فارم پر نہایت عمدہ فرش سرخ بانات کا بچھایا گیا تھا۔ اور قسم قسم کے سبز و سرخ پھولوں و درختوں سے دروازے وغیرہ لگائے گئے تھے جو ایک عجیب کیفیت دکھاتے تھے۔ حضور قریب ایک بجے بعد دوپہر کے لاہور سے تشریف لائے قلعہ گوبندگڈھ سے ۳۱ شلک توپوں کو سلامی سر ہوئی اسوقت تمام حکام سول و ملٹری اسٹیشن پر موجود تھے سب نے پلیٹ فارم پر حضور ممدوح کو سلام کیا جسکا جواب شاہزادہ صاحب نے بہت خوشی سے دیا۔ اسیوقت اسٹیشن ریلوے پر قواعد جنگ مصنوعی شروع ہوگئی قریب ۲۰ منٹ تک یہہ مشق ہوتی رہی۔ بعد اسکے حضور ممدوح ٹھنڈی سڑک ہوتے ہوئے اور رام باغ کو دیکھتے ہوئے رام باغ کے دروازہ سے شہر میں تشریف لائے +

شہر اور بازار کی حالت اسوقت ایک عجیب حالت تھی + جب حضور شاہزادہ صاحب ٹون ہال میں پہنچے وہاں شہر کے روسا اور ممبران میونسپل کمیٹی نے جو پہلے وہاں حاضر تھے سب نے سلام کیا اور دو سپاسنامے یعنے ایک فارسی اور ایک انگریزی ممبران و روسا کی طرف سے پیش کئے گئے جنکا جواب حضور نے یہہ دیا

ای صاحبان آپنے جو کچھ امرتسر میں میرے استقبال کے واسطے کیا ہی اسکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آپکے پُرانے شہر کو جو تواریخ میں مشہور ہی دیکھنے سے بہت خوش ہوں میں بہت خوش ہوں کہ ہوقت سکھوں کے درمیان ہوں جو وفادار دوست اور انگریزی سلطنت کے نیک رعایا ہیں میں آپ کی ایڈرس سے یہہ سنکر کہ شہر سرسبز ہی اور باشندے خوش ہیں ✣

تجارت اور دستکاریاں ترقی پر ہیں امن اور حفظ جان و مال سبکو انگریزی سلطنت میں ملتا ہی جس سے رعایا اپنے اپنے مذہبی رسمیات ازادی سے اور بلا تکلیف کے ادا کرسکتے ہی میں بہت خوش ہوں۔ میں بخوشی ملکہ معظمہ سے کہوں گا کہ اُن کی سلطنت کی اُن خصوصیتوں کے باعث سے تمام رعایا وفادار اور خیرخواہ اس ہندوستان کے خطہ میں ہیں۔ اور آپ سے میری درخواست ہی کہ آپ میری طرف سے اُن کو جنکے آپ وکیل ہیں اُن کے خیرخواہوں کے واسطے جو میری صحت کو نسبت اور یہہ کہ میں بخوشی اپنے وطن کو واپس جاؤں شکریہ ادا کریں۔

جسوقت یہہ سپیچ حضور شاہزادہ صاحب نے بیان فرمائی اُسوقت تمام روسا ایک خوشی کے عالم میں تھے ✣ وہاں سے پھر لائبریری کے کمرہ میں تشریف لے گئے وہاں پر ہر ایک شے کو ملاحظہ کیا اور خوش ہوئے ✣ ٹون ہال سے معاودت فرما کر حضور شاہزادہ صاحب پادری رابرٹ کلارک صاحب ایم اے۔ کی کوٹھی میں تشریف لے گئے جہاں کئی ایک عمدہ اور دلچسپ آیات لکھکر لگائی گئی تھیں ✣

جیسے یہہ (خدا کا خوف بادشاہ کی عزت) (رحم اور سچائی بادشاہ کی محافظ ہووے) (تخت سچائی سے مقرر کیا گیا ہی) علاوہ اسکے کوٹھی بھی نہایت عمدہ سجی ہوئی تھی اور مختلف مقامات سے ہندوستانی عیسائی بھی بہت جمع تھے اور بہت ادب سے تہنیت نامہ لیکر کھڑے تھے اُسوقت عیسائیوں نے یہہ گیت بڑی خوش الحانی سے گایا جسکا پہلا مصرع یہہ ہی کہ شاہزادہ سلامت ہو الخ بعد اسکے تہنیت نامہ جناب ماسٹر رام چندر صاحب ڈایرکٹر مدراس ریاست پٹیالہ نے حضور پرنس آف ویلس میں پیش کیا جسکا مضمون یہہ ہی ✣

تہنیت نامہ

بدرگاہ شاہزادہ والاتبار ولیعہد بہادر البرٹ اڈورڈ پرنس آف ویلز دام اقبالہ

بمقام امرتسر واقع تاریخ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۷۶ء

ازطرف جملہ دیسی عیسائیان صوبہ پنجاب

ما فدویان یہہ تہنیت نامے کر جو درگاہ والا میں حاضر ہیں نہ کسی بڑے شہر نہ کسی ریاست کی طرف سے ہیں۔ مگر ایک ننھے اور چھوٹے جھنڈے کی طرف سے جو کئی اقوام اور فرقوں اور لوگوں اور زبانوں میں سے اس ملک میں خدا کے فضل سے تخمیناً عرصہ تیس برس میں طیار ہوا ہی اور جسکی ترقی قدرت الٰہی سے یہاں روز بروز ہوتی جاتی ہی۔

ہم جان نثار لوگ نہایت خوشی کرتے ہیں شاہزادہ بلند اقبال کے دیکھنے سے۔ کیونکہ ہم بھی اِس سلطنت عالیہ کی رعیت میں سے ہیں اور قطع نظر اُن آسائشوں کے جو سارے ملک کو اس سلطنت سے حاصل ہیں۔ ہم لوگوں نے زیادہ تر برکات اِس بادشاہت کے وسیلے سے پائی ہیں یعنے روحانی برکتیں جو غیر فانی ہیں اور دُنیاوی خزانوں سے کہیں بہتر ہیں اسی سلطنت کے ذریعہ سے ہم تک پہونچی ہیں۔

اور ہوقت ایک نہایت اچھا موقع خدا نے ہمیں دیا ہی کہ سلطنت کے ولیعہد بہادر کی خدمت میں حاضر ہوکر آداب فدویانہ بجالائیں اور اہل ولایت کے دیندار وںکی اُس بڑی کوشش اور جانفشانی کا شکریہ جسکا پھل ہم سب عیسائی ہیں شاہزادہ بہادر کے سامنے اپنے منہہ سے سُنائیں کہ اہل ولایت کے وسیلے سے ہم لوگ خدا کی طرف بلائے گئے اور انہوں نے ہماری روحانی تعلیم میں اور ہمارے سنبھالنے میں اسقدر کوشش اور تکلیف کی برداشت کی ہی کہ ہندوستانی مسیحی جماعتیں نسلاً بعد نسل اس شکرگذاری کو کبھی نہ بھولیں گی۔

اگرچہ یہہ سلطنت مذہبی معاملات میں کچھ مداخلت نہیں کرتی ہی تو بھی کلام الٰہی کی منادی کا موقع جو سب ملکوں کی بہبودی کا بڑا ذریعہ ہی اسی بادشاہ

کے وسیلے سے مسیحی لوگوں کو خوب ہاتھ آیا ہی جس سے اس ملک کی تاریکی ہٹتی جاتی ہی اور پاکیزگی اور زندگی کی سرائیت ہر طرف برابر جاری ہی۔

ہماری اُمید ہی کہ جیسی مُلکی بہتری شاہزادہ بہادر کی مُبارک تشریف آوری سے متصوّر ہی ویسی ہی روحانی ترقّی کا باعث بھی یہہ قدوم میمنت لزوم ہوگا۔ پس ہم لوگ بڑی خوشی وشکرگذاری کے ساتھ اِس دیس کی چند زبانوں میں کلام کا ترجمہ جو ولایتی مشنریوں کے ذریعہ سے ہمارے فائدے کے لئے ہوا ہی۔ یعنے اُردو فارسی پنجابی اور افغانی میں حضور والا میں پیش کرتے ہیں اِس اُمید سے کہ قبول فرمایا جاوے۔ اور ہماری یہہ دعا ہی کہ جناب ملکہ معظمہ دام اقبالہا جن کی دینداری اور پارسائی ایک نہایت اچھا نمونہ ہی اُن کی سلطنت تائید الٰہی سے قائم و دائم رہے۔ اور محافظتِ ایزدی جناب کے شامل حال رہے اور جناب خدا کے جلال کا ایک بڑا وسیلہ ہوں اور سماوی برکات کی معموری سے ابدالآباد بھرپور رہیں مسیح خداوند کے وسیلے سے۔ آمین۔

اسکے بعد حضور ممدوح لالہ سنت رام صاحب رئیس کی کوٹھی میں تشریف لے گئے اور وہاں ٹفن تناول فرمایا اور یہاں رئیسان شہر جنکو پہلے ٹکٹ مل چکا تھا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے پیش کئے ہر ایک رئیس نے سلام کیا۔ جب اِس کام سے فراغت ہوئی تو شاہزادہ صاحب معہ مصاحبان جنرل ٹیلر صاحب کی کوٹھی میں تشریف لیگئے۔

جب بجے شام کے حضور پرنس صاحب بازار ہوتے ہوئے اور روشنی کو ملاحظہ فرماتے ہوئے بڑے سڑک وشاں سے گوردوارے میں گنٹہ گھر کے قریب تشریف لائے اور کچھ دیر تک وہاں نشست فرما کر آتشبازی کا ملاحظہ فرماتے رہے۔ شاہزادہ صاحب شہر کی روشنی اور دربار کی آتشبازی وغیرہ سے بہت محظوظ ہوئے اُسوقت شہر میں روشنی ایک عجیب جلوہ دکھا رہی تھی +

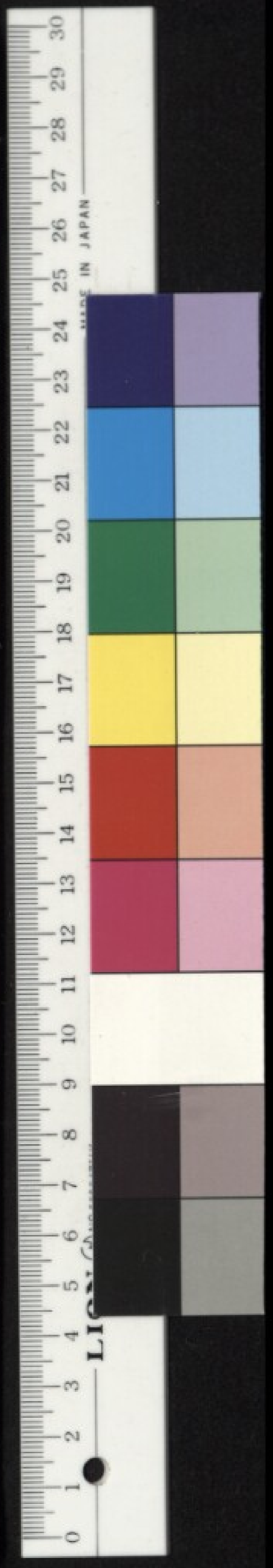
غرضکہ حضور پرنس آف ویلس بہادر امرتسر کے جلسۂ وغیرہ سے خوش ہوئے اور اُسیروز آگرہ تشریف لے گئے +

بقیہ اہل اسلام کے اعتراضونکے جوابیں

اِس ماجرا کی بابت ہوشیع نبی کی کتاب کے ۱۲ باب ۴ آیت میں لکھا ہی کہ وہ یعنے یعقوب فرشتے کے ساتھ کشتی لڑا اور غالب آیا۔ جو کوئی بیبل کو غور سے پڑھیگا اُسکو معلوم ہوگا کہ اُس میں بار بار عہد کے فرشتے کا ذکر ہی جو آدم ابرہیم یعقوب یوشیع اور یسعیاہ وغیرہ پر ظاہر ہوا اور صفات الٰہی رکھتا تھا جیسے وہ باتیں کرتے اور دعا مانگتے تھے۔ یہہ بیشک کلام خدا تھا جو پیچھے عیسیٰ میں مجسم ہوا کہ یعقوب کو سکھلاوے کہ جو کوئی دعا مانگنے میں مستعد رہیگا اگرچہ بدن کو تکلیف ہو تو بھی اُسپر خدا کے رحم او فضل سے غالب آویگا اور بڑی برکتیں پاویگا تو اس میں کیا برائی ہی اور محمدی لوگ سورۂ اعراف کی ۱۴۳ آیت کے مضمون کو مطالعہ کریں۔ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا۔ یعنے موسیٰ نے کہا کہ ای رب تو اپنا مجھے دیدار دکھلا۔ خدا نے فرمایا کہ تو میرا دیدار ہرگز نہ کر سکیگا اور فرمایا کہ اِس پہاڑ کی طرف دیکھ اگر ٹھہر سکا تو تو بھی مجھ کو دیکھ سکیگا اور پھر جب خدا اُس پہاڑ پر نمود ہوا تو وہ پہاڑ گر پڑا اور بیہوشی موسیٰ پر طاری ہوئی۔ اور بیشک توریت میں بھی لکھا ہی کہ خدا موسیٰ پر نمود ہوا پھر کوئی یہودی یا عیسائی یا محمدی خدا کے نمود ہونے پر اعتراض نہیں کرتا۔

آج کل بہت محمدی لوگ یہہ کہتے ہیں کہ عیسائی لوگ خدا کو ریچھ اور شیر کہتے ہیں یہہ بات بالکل بیجا ہی۔ لیکن جو لوگ بیجا میں سو کہیں۔ یرمیاہ نبی نے ضرور نالہ کر کے کہا کہ خدا میرا مخالف ہی تمام دن مجھ پر دست انداز ہی اُس نے میرے گرد ایسا احاطہ باندھا جس سے میں نکل نہیں سکتا وہ میرے لئے ایسا مہیب ہوا جیسے بھالو جو گھات میں بیٹھا ہو اور جیسے شیر ببر جو چھپ کر کمینگاہ میں ہو۔ یرمیاہ نبی نے یہہ بات اُسوقت کہی جبکہ نبوخودنذر بابل کے بادشاہ نے اگر بیت المقدس کو برباد کیا تھا وہ بیان کرتا ہی کہ خدا نے کس طرح کلدیوں کے ہاتھ سے بنی اسرائیل کو برباد کیا یعنے اُس نے ایسا کیا جیسا کہ ریچھ یا شیر اپنے مقابل کرنے والے کے ساتھ کرتا ہی یہہ نہیں کہا کہ خدا شیر ہی اور وہ لوگ جو یہہ تہمت لگاتے ہیں حق جوئی چھوڑ کر تعصب کی طرف زیادہ مائل ہیں اور یہہ گمان کرتے ہیں کہ جو ہمارے ہم مذہب ہیں اُن پر جھوٹی تہمت لگانا گناہ نہیں ہی۔ اور پھر جب خدا نے ہوشیع کی معرفت کہا کہ میں افرایم کا پتنگا اور یہودیوں کے گھر کے لئے گھن ہونگا وہ یہہ ظاہر کرتا ہی کہ میں اُن قوموں میں کیا کرونگا۔ اور جو اِس سبب سے کہے کہ بیبل میں لکھا ہی کہ خدا کیڑا ہی وہ تعصب کرتا ہی یہہ ایک بطور مثال کے کہا جاتا ہی جیسے کیمیاے سعادت جو محمدیوں کی کتاب ہی خود اُس میں لکھا ہی کہ خدا شیر کی صورت ہی +

پھر یسعیاہ کے ۳ باب ۱۷ آیت میں لکھا ہی کہ خداوند صیہون کی بیٹیوں کی چاندی کو گنجا کر ڈالیگا۔ اور خداوند اُن کے اندام نہانی کو اُگھاڑیگا۔ انتہیٰ اس باب میں خدا یہودیوں پر



ظاہر کرتا ہی کہ اُن کے گناہوں کے واسطے اُن کو کیا سزا ملیگی اور سولھویں آیت سے لیکے وہ اُن کی عورتوں کے گناہ ہونگا اور اُن کی سزا کا ذکر کرتا ہی۔ وہ کہتا ہی کہ وے فاحشہ اور بے شرم ہیں اسلئے خدا اُنکی خوبصورتی اور بدصورتی اور اُن کی برہنگی ظاہر کریگا۔ مفسرین کہتے ہیں کہ یہہ آخری فقرہ ایک دستور کی طرف جو اُس وقت جاری ہوا تھا اشارہ کرتا ہی۔ یعنے کہ اسیروں کو ننگا کرکے اپنے ملکوں میں لیجاتے تھے۔ اِس طرح سے کہنا کہ خدا اُن کی برہنگی کو ظاہر کریگا کچھ نہیں کیونکہ جو کچھ ہوتا ہی خدا کی قدرت سے ہوتا ہی۔ اور جب خدا نے ارادہ کیا کہ یہہ سخت سزا اُنکے گناہوں کے واسطے اُن پر لاوے تو اُن کے آگے اطلاع دیوے کہ ایسی آفت اُن پر نازل ہونے والی ہی تاکہ وے توبہ کریں اور اُس سے بچ جاویں +

اِس بات پر بھی بہت لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حزقیل کے چوتھے باب کی ۱۲ آیت میں لکھا ہی کہ خدا نے نبی سے فرمایا کہ لوگوں کے سامھنے انسان کے گوہ سے روٹی پکاکے کہا۔ اور یشوعیہ کے بیسویں باب کی ۲ آیت میں لکھا ہی کہ خدا نے یشوع نبی سے کہا کہ جا اور ٹاٹ کا لباس اپنے بدن سے دور کر اور اپنے پاؤں سے جوتی اُتار۔ اور اُسنے ایسا ہی کیا کہ وہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن پھر اکیا لیکن اُس سے نہیں معلوم ہوتا ہی کہ یشوع بالکل ننگا ہوکر اُن کے سامھنے پھرتا تھا۔ اور یہہ مشہور ہی کہ جب آدمی اوپر کے کپڑے اُتار کر بازار میں پھرے تو لوگ کہتے ہیں کہ ننگا پھرتا ہی۔ اور یہہ بھی یاد رہے کہ جب حزقیل نے خدا کی درگاہ میں عرض کی۔ تو اُس نے اُس کو کہا کہ روٹی گوبر سے پکاکر کھا۔ اور سب لوگ جانتے ہیں کہ جب شہر کا محاصرہ ہوتا اور اُس کے باشندے اسیر ہوجاتے تو ہر طرح کی تکلیف لوگوں پر آتی ہی۔ محمدی لوگ بھی جانتے ہیں کہ ایسی آفتیں خدا کیطرف سے آتی ہیں۔ اور اگر خدا ایسی آفتیں لوگوں پر بھیجے تو کیا عیب ہی کہ پہلے خدا ایک نمونہ کے طور پر ظاہر کرے کہ یہہ آفتیں آتی ہیں تاکہ وے ڈریں اور گناہ سے ہٹ جاویں اور اپنے تئیں ایسی بُرائی سے بچاویں۔ اور ضرور ہی کہ جب ہم کوئی آفت دیکھتے ہیں تو اُس کی زیادہ تاثیر ہوتی ہی بہ نسبت اُسکے جو ہم سُنیں۔ اسواسطے خدا نے حکم دیا کہ یہہ نشان دکھلائے جاوینگے۔ اور محمدی لوگ جو توریت اور نبیوں کے صحیفوں پر اعتراض کرتے ہیں اُنکو چاہئے کہ خیال کریں کہ ہم بھی موسیٰ داؤد اور یسعیاہ وغیرہ کو نبی جانتے ہیں۔ باقی آیندہ

منقولات

انضباط اوقات

یہہ ایک ایسا دلچسپ اور مفید مضمون ہی کہ جسکی بابت بہت سا لکھا جاچکا ہی اور بہت سے صاحب اُسکی بابت لکھتے ہیں۔ لیکن ہم عام خیالات سے جو اُسکی پیشانی کے ملاحظے سے سمجھ میں آسکتے ہیں۔ کچھ بڑھکر تحریر کرنا چاہتے ہیں +

ہمارے ہموطنوں میں سے بہت سے اصحاب اب وقت کی پابندی میں بدل و جان ساعی ہیں۔ لیکن وہ کسقدر اُسکو بڑھکر اور بناکر دیکھا ئینگو زیادہ گرمجوشی کام میں لاتے ہیں۔ انضباط اوقات اسی امر کا مقتضی نہیں کہ سوائے اپنے کام کے اور سب باتوں سے منحرف ہو بیٹھنا چاہئے نہیں بلکہ اُس سے یہہ مطلب ہی کہ ہر ایک کام کے واسطے علیحدہ علیحدہ وقت مقرر ہونے چاہئیں جو شاغل کی ضرورت نہیں رکھتا +

انضباط اوقات میں اس امر کا بھی کافی طور پر لحاظ رکھا جاوے کہ وہ اسطرح تجویز نہ کیا جائے جسمیں دوستوں اور ملاقاتیوں کو ملنے کا موقع ہی نملے اور جو شخص ایسا کرتا ہی وہ جلد اپنے دلی دوستوں کی ہمدردی سے محروم ہوجائیگا۔ اور تکلیف کے وقت کسی کو غمگسار نہ پاویگا ہمنے اس قسم کی جو کوئی مثال دیکھی ہی وہ ظاہراً اُسکے سوائے کسی امر پر مبنی معلوم نہیں ہوتی کہ ایسے لوگ اوروں کے وقت کو ذلت اور حقارت کی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور خود اپنے وقت سے اپنی غفلت اور سُستی کے باعث اچھی طرح مستفید نہیں ہوتے۔ ایک کام جو دو گھنٹہ میں ہوسکتا ہی ضرور اُس میں دن بھر ضایع کرنے کو فخر جانتے ہیں۔ یہانتک کہ اگر کوئی خط بھی جواباً تحریر کیا جاوے تو عدیم الفرصتی میں صفحے کے صفحے سیاہ کردیں۔ لیکن بات کا جواب ندارد ہی +

ہمکو خوب یاد ہی کہ ایک وقت کے پابند کو اُسکا ایک دلی رفیق جو مدتوں مصیبتوں میں اُسکے ساتھ رہا۔ ایکدفعہ اُنکے ملنے کو آیا پابند وقت نے وہی اپنا معمولی عذر پیش کیا اور ایسی بناوٹ سے جواب دیا کہ پندرہ منٹ یا اُس سے زیادہ صرف ہوگئے۔ لیکن اُنکی بات کا جواب جسکے واسطے شاید پانچ منٹ کافی ہوتے نہ دیا +

لیکن یہہ بھی ہمنے اچھی طرح سے تجربہ کرلیا ہی کہ جو شخص جسطرح کسی سے برتتا ہی۔ اُسی طرح برتا جاتا ہی +

اُنہیں پابند صاحب کو اپنے ملاقاتی دوست سے ایک ضروری امر حسب معمول پیش آیا اور بذریعہ ایک نہایت خوشامد آمیز رقعہ کے اپنی مراد کے موافق حصول مطلب کے لئے تحریر کیا۔ ملاقاتی نے دیکھتے ہی لفافہ پر یہہ لکھکر کہ فرصت نہیں۔ واپس کردیا۔ اب تو حضرت پابند صاحب کے پاؤں کھلے اور میل بھر کا راستہ فوراً طے کرکے اُسکے مکان پر پہنچے۔ اس واقع سے ظاہر ہی کہ ایسی پابندیاں ہمیشہ مضر ہوا کرتی ہیں۔ دنیا میں ایسا چال چلن چاہئے جس سے خود آرام میں رہے۔ اور دوں کو

ٹھوکر نہ کہائے داناوہ ہی جو خود بھی فریب میں نہیں آتا اور دوسرونکو بھی فریب دینا نہیں چاہتا۔ وقت کو ایسی طور پر استعمال کرو کہ اُس سے ہر ایک شخص فایدہ اُٹھا سکے اور بحالت مجبوری وقت کی پابندی دوستوں پر قربان کر دینی چاہئے تاہم نامناسب طور پر اور حد سے زیادہ خود کو کسی امر کا عادی اور مبتلا نہ کرو۔ اور وقت کی پابندی ضرور تاً یہہ خیال بھی مان لینا چاہئے کہ ضروری کام اپنا وقت خود نکال لیا کرتے ہیں +

انسان مدنی الطبع ہی وہ یہہ نہ سمجھے کہ مجھے اب کسی کی ضرورت نہیں رہی۔ بلکہ جسقدر وہ زیادہ کام لیتا جاتا ہی اُسی قدر اُسکی ضرورتیں بھی بڑھتی جاتی ہیں۔ اور صاحب ثروت اور باکار آدمی کو عام لوگوں سے ہر دلعزیز ہونیکے واسطے کوشش کرنی پڑتی ہی + از رہبر ہند

اخبارات ملکی و ولایتی

روم کی بابت لنڈن میں گفتگو

صاحب لارنس گزٹ تحریر کرتے ہیں کہ دیرینو لا ایسٹ انڈیا السوسیشن لنڈن میں ایک مجمع ہوا جسمیں سلطنت کے اکابر تشریف لائے اور اس امر پر گفتگو شروع ہوئی کہ فی الحال سلطان ٹرکی روم کے معاملہ سے ہندوستانکو کسی طرحکا خوف ہی یا نہیں۔ باوری بی لانگ صاحب نے فرمایا کہ اسوقت بڑے معاملہ میں نہ پڑنے سے انگلنڈ کو فایدہ ہی۔ گو روس۔ آسٹریا۔ جرمن سلطنت ٹرکی روم کو دیر یا جلد اپنا ضمیمہ بنائیں تب بھی نہ بولنا چاہئے سلطان روم کے واسطے کچھ ہو مگر انگلنڈ نے ہندوستان کے بچانے کے لئے دریائے سویز کے حصص خرید کر بندوبست کر لیا ہی۔ اسکے جواب میں لارڈ سینڈ ہرسٹ صاحب نے فرمایا کہ سلطان کے بگڑ جانے سے ہندوستان کو کیا فایدہ حاصل ہوگا اسکا یقین نہیں کیا جا سکتا مگر ہمکو وقت دیکھکر کام کرنا چاہئے۔ اسکے جواب میں جنرل انگر نڈر صاحب بولے کہ ایسا یقین ہو سکتا ہی کہ روس کشمیر تک پہونچے گا کیونکہ شاہزادہ سکندر بیگ جو روس کے لشکر میں نوکری کر چکا ہی یقیناً کہتا ہی کہ جلد یا بدیر روس ہندوستان پر حملہ کرنے والا ہی جسطرح ہو سکے اُسکو اٹکانا چاہئے۔ اسپر صدر نشین چارلس وینگفیلڈ صاحب نے فرمایا کہ انگلنڈ کو روس کے معاملوں سے کچھ اندیشہ نہیں جیسے ہم ہندوستان میں گئے ہیں ویسے ہی روسی وسط ایشیا میں بڑھتے جاتے ہیں اور جو ملک اُنہوں نے فتح کیا ہی اُسکا قائم کرنا اُنکو ضرور ہی اور ہندوستان میں کوئی راستہ ایسا نہیں جسطرف سے یورپ کی غیر سلطنت والے اُسمیں داخل ہوں +

شبخون قوم ناگا۔ دہلی گزٹ سے معلوم ہوا کہ کپتان بٹلر صاحب سخت مجروح ہونیکے باعث گولاگھاٹ میں مر گئے۔ قوم ناگا نے انگریزی فوج پر چھاپا مارا تھا مگر مقابلہ وقت تاب نلا کر بھاگ گئے +

پراک۔ ایک انگریزی اخبار کا کارسپانڈنٹ مقام پراک سے تحریر کرتا ہی کہ جو لوگ پراک میں گئے ہیں وہ بڑی دقت میں ہیں روز بروز اُنکو دشواریاں پڑتی جاتی ہیں۔ ہر چند کوشش اور عمدہ انتظام کئے جاتے ہیں مگر کوئی بات پیش نہیں جاتی ہی لوگوں کا قول ہی کہ جیسی مشکلیں رسد وغیرہ کے نہ پہونچنے میں یہاں پر پڑی ہیں ویسی کسی لڑائی میں نہیں دیکھی ہیں +

خیرات۔ بمبی گزٹ میں لکھا ہی کہ جو دس ہزار روپیہ حضور شاہزادہ صاحب ویلس نے واسطے تقسیم محتاجان بمبی کے دیا تھا اُسمیں سے ایک ہزار پانچ سو عیسائی محتاجونکے صرف میں لایا گیا باقی روپیہ دیگر مذاہب اور قوم کے محتاجوں کے کام میں صرف کیا جاویگا فی الحال یہہ بات قرار پائی ہی کہ یہہ روپیہ صرف تقسیم کیا جاوے اور کسی خاص کام میں صرف نہ ہو +

حیدر آباد۔ آجکل حیدر آباد کے مسلمانوں کے دو مخالف فرقوں میں بہت کشت و خون ہو رہا ہی اگرچہ سالار جنگ بہادر اس باب میں اچھا انتظام کر رہے ہیں لیکن یہہ فتنہ ابھی فرو نہیں ہوا۔ دو چار روز ہوئے کہ اِن دونوں فرقوں کی باہم لڑائی ہوئی اُسمیں چھ آدمی مارے گئے اور بہت مجروح ہوئے۔ شہر کے باہر ہتھیار لیجانیکی ممانعت کر دی گئی ہی تاکہ وہاں پر بھی کچھ فساد برپا نہ ہو جاوے۔ دو تین عربوں نے شہر کے باہر جانا چاہا تھا جب اُنسے ہتھیار مانگے گئے اور اُنہوں نے دینے سے انکار کیا تو فوراً گولیوں سے مار دئے گئے +

جیپان کی مردم شماری سے معلوم ہوا کہ وہاں پر تین کروڑ ۳۳ لاکھ چھ سو ۷۵ آدمیوں کی آبادی ہے

سنگھاپور سے جو خبریں آئیں اُن سے معلوم ہوا کہ مہاراج لیلا و سلطان اسمعیل بھاگ کر مشرقی جزیروں میں چلے گئے ہیں +

جبتک یہہ دو نو رئیس گرفتار نہ کئے جاوینگے اُسوقت تک مفسدہ فرو نہ ہوگا +

سروہی علاقہ راجستان میں ایک کوڑھی نے زندگی سے تنگ ہو کر یہہ چاہا کہ سمادھ ہو جاؤں یعنے جیتے جی مٹی لیلوں۔ اُسنے بیٹے سے کہا کہ تو مجھکو ایک گڑھا کھود دے ورنہ میں ڈوب کر مر جاؤنگا اُسکے بیٹے نے با مداد اپنے چچا کے گڑھا کھدا جسوقت اُسکو باہر لے چلے راستہ میں لوگوں نے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ اس کوڑھی کو سمادھ کرنے چلے ہیں مگر کسینے

داخلت نہیں کی اور نہ انکو روکا۔ بروقت تحقیقات سرکار نے اُن لوگوں کو جنہوں نے قبر کھودی تھی دو دو سال قید باشقت کی سزا دی اور جن لوگوں نے سُنا تھا اور داخلت نکی تھی انکو تین تین ماہ کی قید ہوئی +

لنڈن ۲۴ جنوری ۱۸۷۶ء کو لنڈن سے خبر آئی کہ جمعہ اور سنیچر کے دن وہاں بہت برف پڑا جسکے صدمہ سے نارون ریلوی میں یہہ واقع ہوا کہ اُسکاچ کے اکسپرس ٹرین نے نارون ریلوی کی گاڑیوں سے ٹکر کھائی ۱۳۔ آدمی جان سے مرگئے اور کچھ زخمی ہوئے +

عدن سے خبر آئی کہ مصر والوں کی فوج سرحد زنجبار سے نکالی گئی سلطان زنجبار کی فوجوں نے وہاں اپنا قبضہ کر لیا +

چا کی ممانعت سُنا جاتا ہے کہ روسیوں نے ہندوستانی چا کی ترکستان اور بخارا میں آنیکی ممانعت کر دی ہے اسلیے ہندوستانی سوداگروں میں بڑی گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں چا اب بکثرت پیدا ہونے لگی ہے ۱۸۷۵ء میں صرف کانگڑہ کے اندر ۵ ہزار ۲۰۰ سو ۴۰ ایکڑ زمین سے ۴ لاکھ ۶۲ ہزار ۵ سو ۱۲ پونڈ پیدا ہوئی +

اگر یہہ ہی حالت ممانعت کی رہیگی تو کاشتکار چا پنجاب اور اضلاع مغربی و شمالی کو سخت نقصان پہونچیگا۔ اگر روس اسبارے میں انگلنڈ سے کچھ شورہ کرنا چاہے تو اُسکو یہہ ہی صلاح دینی لازم ہے کہ چا کی ممانعت کو اپنے مفتوحہ ملکوں میں موقوف کر دے۔ اگر روس ایسا نکریگا تو بلاشک دوستانہ طریق میں خلل ڈالیگا +

لارڈ نپیر صاحب کمانڈر انچیف سپہ سالار افواج ہند میں گورنر جبرالٹر مقرر ہوئے +

حبش کی خبر سے معلوم ہوا کہ چار ہزار سپاہ مصر نے مساوہ سے براہ سنہیت حبشیوں پر چڑھائی کی حبشیوں کی فوج ساٹھ ہزار تھی فوج مصر نے شکست پائی حبشیوں نے مصر والوں کی توپیں اور ہتھیار اور گولہ بارود چھین لی باقی فوج مساوہ کو لوٹ گئے +

مصریوں نے یہہ دوسری شکست کھائی ہے +

ایسٹ انڈیا ریلوے ٹرین اسٹیشن گدھور پر جمعرات گذشتہ کو بوقت سات بجے صبح کے یکایک لڑ گئی اور وجہ اسکی یہہ ہوئی کہ ایک گاڑی جس میں گھوڑے رہتے ہیں سڑک سے الگ ہو گئی اور میل ٹرین جو آتا تھا اُس سے لڑ گیا جسکے صدمہ سے کئی آدمی ضایع ہوئے اور تین گھوڑے مر گئے اُسوقت انجن پٹڑی پر سے اُتر گیا تھا کئی ستون تار برقی کے ٹوٹ گئے۔ خبروں کی آمد و رفت بند ہو گئی مگر جلد اسکا انتظام ہو گیا یعنے جمعہ کی شام تک آمد و رفت شروع ہو گئی +

برودہ اس امر کا تصفیہ ہو گیا ہے کہ جو لوگ سرکاری نوکری چھوڑ گورنمنٹ برودہ کے ملازم ہوئے ہیں انکو پانچ برس کے بعد اپنے عہدوں کا کچھ استحقاق نہ رہیگا +

پس اس صورت میں اُنکو خزانہ برودہ سے پانچواں حصہ بطور پنشن کے ملا کریگا +

محصول شاہ جیپان نے بذریعہ سرکاری گزٹ کے اعلان کر دیا ہے کہ شروع جنوری ۱۸۷۶ء سے تمباکو پر محصول لگایا جاویگا۔ اگر کوئی شخص بغیر محصول دیئے تمباکو فروخت کریگا یا کسی کے واسطے رکھیگا تو پانچ ہزار روپیہ جرمانہ اور دو برس قید شدید کی سزا ہوگی +

نالشات نقشہ نالشات ممالک مغربی و شمالی بابت ۱۸۷۵ء کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تعداد نالشوں کی ان اضلاع کے اندر ۶۹ ہزار ۲ سو ۴۴ تھی پچھلے سال کی نسبت ۵ ہزار ۹ سو ۴ ۵ نالشیں کم دایر ہوئیں جب سے قانون ۱۰ ۱۸۷۴ء جاری ہوا ہے تب سے کمی نالشات میں پائی جاتی ہے سبب اسکا یہہ ہے کہ اب نالشیں عدالت مال میں بھی سماعت ہونے لگیں۔ اور عدالت مال کے نقشہ کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہاں کل ۶۲ ہزار ۴ سو ۴ ۷ نالشیں اور اپیل دایر ہوئے جنمیں پہلے سال کی نسبت ۵ ہزار ۱ سو ۶۱ کی کمی رہی۔ لوگوں کو خیال تھا کہ قانون ۱۰ کے جاری ہونے سے اضافہ نالشوں کا عدالت مال میں ہوگا مگر سال سابق کی نسبت بھی کمی رہی۔ اس سے ثابت ہوا کہ یہہ قانون بہت مفید ہوا جس سے انسداد استغاثوں کا ہو گیا +

رپورٹ رپورٹ پولیس اضلاع مغربی و شمالی سے دریافت ہوا کہ ۱۸۷۵ء میں تعداد جرموں کی قریب ایک لاکھ ایک سو ۷۰ کے ہوئی ۱۸۷۴ء میں صرف ۹۴ ہزار ۳ سو ۱۰ تھی۔ ۹ ہزار ۳ سو ۶۵ مقدمات کی تحقیقات عمل میں آئی۔ کرنل ٹروپ صاحب اس کثرت جرایم ۱۸۷۵ء کی وجہ یہہ لکھتے ہیں کہ اس سال جرم خودکشی کے بہت سرزد ہوئے جس سے اضافہ ۵ ہزار ۳۰ مقدموں کا پایا گیا۔ شروع سال میں قسمت بنارس کے اندر ۲ ہزار ۴۴ مقدمے چوری کے گرانی غلہ کے باعث ہوئے۔ ۳۱ ۳ مقدمات قتل کے۔ ۱۲ مقدمے ڈاکہ کے ۳ سو ۶۹ مقدمے ہر قسم کی چوری کے ۳ ہزار ایک سو ۱۹ مقدمے نقب زنی اور دزدی مویشی کے۔ یہہ سب مقدمے تعداد مرقومہ بالا میں شامل ہیں +

سرکار گورنمنٹ انگلشیہ کے قانون نے ہندوستان پر وہ عمدہ اثر کیا ہے کہ فوجداری مقدمات روز بروز کم ہوتے جاتے ہیں +

آتش زدگی - سال گذشتہ میں جو کثرت آتش زدگی کی بمبئی میں ہوئی اُسکا حال ناظرین کو معلوم ہے اب ایک اور واردات وقوع میں آئی یعنے ۲ ماہ گذشتہ کو چینی واڑہ میں آگ لگی ایک دو جھونپڑے جل گئے اسکے بعد چودہ کی دوپہر کو الفنسٹن بندر پر گھاس میں آگ لگی ۵۰ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا۔ اسکے متصل چونے کا ایک کارخانہ تھا وہ بھی جل گیا ۳۵ ہزار روپیہ کا نقصان ہوا سنا ہے کہ یہہ آگ کسی نے دیدہ و دانستہ لگائی تھی۔ اِس شبہ میں گنگا رام گھاس والیکا نوکر گرفتار ہے۔ اُسی رات کو بندر مذکورہ بالا پر آگ لگی چھ سات مکان ۶ بیل اور دو گاڑیاں جل گئیں یہہ تو موسم سرما کا حال ہے گرما میں دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہے +

پٹیالہ اخبار خیرخواہ عالم دہلی میں لکھا ہے کہ بڑی رانی مہاراجہ صاحب پٹیالہ معروف بہ دنیا والی اِس جہان فانی سے رحلت کر گئیں۔ مہاراجہ صاحب نے برادر رانی کو معہ ایک سو آدمیوں کے جو متوفیہ کے ذیلدار تھے یک قلم گرفتار کئے اور جیل خانہ میں بھیجدئے نہیں معلوم اُنسے کیا جرم صادر ہوا +

پنجاب کے بعض بعض دولتمند رئیسوں نے یہہ تجویز کی ہے کہ امرتسر سے پٹھان کوٹ تک ایک خاص ریل اپنے روپیہ سے طیار کرائیں تاکہ ڈلہوزی و دہرمسالہ و کانگڑہ کے جانیوالوں کو جو اب گھوڑا گاڑی ڈاک ڈولی کے ذریعہ سے سفر کرتے ہیں آرام ہو جاوے +

تجویز تو بہت عمدہ ہے اگر اجرا ہو جاوے تو البتہ مسافروں کو بہت آرام ہو جاویگا +

دہرہ دون کی میونسپل کمیٹی نے اپنی حدود میں ہر قسم کی بندوق چلانے کی ممانعت کی ہے +

بد نتیجہ جو صاحب شادی بیوگان کے سدراہ ہیں انکو اِس خبر سے عبرت پکڑنی چاہیے۔ یعنے ضلع ارکاٹ کے ایک گانوں میں برہمن کی لڑکی بیوہ ہوگئی تھی اُسکے ایک لڑکا پیدا ہوا مگر اُسنے بباعث بدنامی کے اُسکو زندہ دفن کر دیا۔ پولیس کو خبر ملی کہ فلاں بیوہ کے لڑکا پیدا ہوا تھا اُسنے اُس کو مار کر دفن کر دیا ہے پولیس نے اُس بچہ کو قبر سے نکالا اور عورت کا عدالت میں چالان کیا۔ عورت نے عدالت میں جاکر اپنے فعل کا اقرار کیا جہاں سے اُسکو سزا کامل ملی اب غور کرنا چاہیے کہ اگر اُسکی دوسری شادی ہو جاتی تو یہہ رسوائی و بدنامی کی اور سزا کیوں پاتی۔ ہماری رائے میں اب بھی اگر لوگ سمجھ جاویں تو بہتر ہے +

لودیانہ

بباعث امساک باران غلہ روز بروز گران ہوتا جاتا ہے اب گیہوں کا نرخ ۱۴ سیر ہے +

جو زمین تالاب کے ارد گرد افتادہ ہے اور بسبب عدم گنجایش جگہہ منڈی کے وہاں غلے وغیرہ کے گڈے کھڑے ہوتے ہیں ایک ساہوکار نے بخدمت صاحب ڈپٹی کمشنر اسکی نسبت یہہ درخواست گذرانی کہ یہہ زمین سرکاری ہے اور یونہی یہاں گڈے وغیرہ کھڑے ہوتے ہیں اگر یہہ ٹھیکہ پر دیجاوے تو سرکار کو فایدہ ہو +

چونکہ یہہ زمین منوسپل کمیٹی کی حد کے اندر ہے اِس واسطے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے وہ درخواست صاحبان ممبران کے پاس بھیجدی بعد غور ملاحظہ کے صاحبان ممبران کمیٹی نے بھی اِس درخواست کو مناسب جانا +

۴ فروری کو جناب سپرنٹنڈنٹ پولیس و تحصیلدار و ممبران منوسپل کمیٹی موقع پر تشریف لائے اُس وقت تالاب کے اوپر ایک درخواست تین سو روپیہ سالانہ ٹھیکہ کی گذری۔ مگر معلوم نہیں کہ وہ منظور ہوئی یا کسی نے اِس سے زیادہ درخواست کی +

غزل

کٹی ہے ساری عمر گناہ میں اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
خدا کے درگاہ خدا کے در پہ اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
دکھاؤں کیا منہہ جلا کو اپنا اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
بجا نہ لایا میں حکم اُسکے اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
یہہ عمر و دولت یہہ عقل و مدرک عطا سب کچھ کیا تھا اُسنے
ولیک تب بھی ہوا میں غافل اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
پسار سے رہنمائی ہاتھ وہ دونوں بلاتا مجھکو وہ دمبدم ہے
گر میں پھر بھی ہوا نہ شنوا اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
شہد میں جیسی پھنسی ہے مکھی میں ویسا ہی پھنسا گناہ میں
اگر میں چھوٹوں تو کیسے چھوٹوں اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
ہوا تھا پیدا جہان میں جب میں تھا تب تو داغ گناہ کا مجھ میں
اب ایسی باندھی ہے گٹھڑی بھاری اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
نہ قول اچھے نہ فعل اچھے گناہ سے بالکل میں لدرہا ہوں
پس ایسی حالت پریشاں لیکر اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
بہر ولایت بہر دیار سے برائے جستن شفیع رفتم
ولیک جائے نظر نیامد اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
ہوا میں جوگی بنا میں چیلا بجا کے سوبا میں مرگ چھالا
نہ سوجھے تدبیر تو بھی مجھکو اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
بہر سو رفتم بہر سو جستم طریق وصلت کسے نگفتہ
بگو تو للہ سلیم چیزے اگر میں جاؤں تو کیسے جاؤں
جواب چہ خوش سلیم گفتہ بجز و عیسیٰ بفعل حسنہ
وصال توحید فی الثلاثہ اگر میں پاؤں تو ایسے پاؤں

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا

